

یہ نہ آیا کہ کاغذ کے جلنے میں کیا کیا شاعرانہ کیفیات ہوں، بلکہ عیاں ہیں  
جب کاغذ کو آگ میں ڈالا جاتا ہے تو ذرا سی دیر آتش بلند ہو کر شعلہ  
بُجھ جاتا ہے اور سرخ و سیاہ رنگ کاغذ کا نیم جان جسم رہ جاتا ہے،  
جس میں سکرات اور نزع کی تمام علامات نظر آتی ہیں۔ یہ ارتعاش حیات  
بھی فرو ہو جاتا ہے اور سراپا جل چکنے کے بعد ہزاروں نقطہ ہائے روشن  
کاغذ پر نمودار ہو جاتے ہیں۔ آخر کار کاغذ خاکستر ہو کر ختم ہو جاتا ہے۔

آتش زدہ کاغذ کی اسی کیفیت کے پیش نظر مرزا نے اپنے نیرنگ بیتابی کے عمل  
سے تشبیہ دی۔ جو روشن نقطے آخر میں کاغذ کی سطح پر نمودار ہوتے ہیں، ان کی حیثیت ٹٹاتے  
تاروں کی سی ہوتی ہے۔

یہی کیفیت مرزا نے یوں پیش کی، گویا ایک ایک تڑپ کے بازو پر ہزار ہزار  
آئینے باندھ دیے گئے ہیں۔ دل اس لیے لائے کہ احساس دل کی خاصیت ہے، تڑپا اور  
لوٹنا دل ہی پر موقوف ہے۔ مشاہدے کے کمال کے علاوہ شاعر نے تشبیہ، پھر اس کیفیت  
کے بیان میں حیرت انگیز کمال دکھایا۔

ایک صاحب فرماتے ہیں: آتش زدہ کاغذ میں سکرٹنے اور سمٹنے کی جو کیفیت  
پیدا ہوتی ہے، اس سے بیتابی کو تشبیہ دی ہے اور ایسے کاغذ میں جو روشن نقطے،  
نمودار ہوتے ہیں، ان کی مناسبت سے ہزار کہا۔ مطلب یہ کہ تکلیف و بقراری میں  
اگر کوئی شے موجب تسکین ہوتی ہے تو وہ تڑپنا اور لوٹنا ہے۔

۳۔ لغات۔ عیش رفتہ: گزرے ہوئے زمانے کی راحت و آسائش۔

متاعِ بُردہ: چھینا ہوا مال، لوٹا ہوا مال۔

شرح: خواجہ عالی فرماتے ہیں:

”یہ مصنون بھی بالکل وقوعیات میں سے ہے۔ جو شخص آسودگی کے بعد مفلس

ہو جاتے ہیں، وہ ہمیشہ اپنے تئیں مظلوم، ستم رسیدہ اور فلک زدہ سمجھا

کرتے ہیں اور اپنے دھنیکہ اسارت کے متعلق ہمت پر کھنکھاتے ہیں۔